S.S.A. 2013-14 (Free)

آؤ کھیلیں کھیل

چاندنی نے روبی کو آواز لگائی، روبی سمجھ گئی کہ کھیلنے کا وقت ہوگیا ہے۔ امی سے کہہ کر وہ دوڑی آئی اس نے چاندنی کو اپنی نئی رسّی دکھائی۔

سامنے سے عدنان، آفاق، افروز، اشرف ڈولی، عبداللہ، درخشاں، روبی سبھی آتے دکھائی دئے، ایک ایک کر سب بچے میدان میں اکھٹے ہوگئے۔ کوئی گیند لایا تو کوئی رسّی۔

آفاق بولا میں اریب کو بُلا لاتا ہوں وہ دوڑتا ہوا ریب کے گھر گیا، اس نے پکارا ریب آؤ اریب سب آگئے ہیں چلو جلدی چلیں سب اکٹھے ہوئے اور سوچنے لگے کیا کھیلیں؟ پٹو آنکھ مچولی یا پھگڑی؟ ڈولی بولی میں تو آج رسی کودونگی۔ دیکھو نئی رسی، سبھی رسی کودنے کا کھیل کھیلنے لگے، ڈولی اور روبی نے رسّی کے دونوں سرے کو پکڑا کچھ دوری پر کھڑی ہو کر اُسے گھمانے لگیں۔ بیچ میں عدنان کودنے لگا، کودتے ہوئے اس کا پاؤں رسی سے چھو گیا وہ آؤٹ ہوگیا اب وہ ڈولی کی جگہ جا کر رسّی گھمانے لگا اور ڈولی کودنے لگی۔ اسی طرح باری باری سے چاندنی اور عبداللہ نے بھی رسی کودی۔

پھر عبداللہ ڈولی افرزا اور اس کے دوستوں نے پٹو کھیلنے کی سوچی۔ عبداللہ گھر سے سات گول چپٹے پتھر لایا۔ ایک کے اُوپر ایک جمع کر بیچ

چاندنی نے روبی کو آواز لگائی، روبی سمجھ گئی کہ کھیلنے کا وقت ہوگیا ہے۔ امی سے کہہ کر وہ دوڑی آئی اس نے چاندنی کو اپنی نئی رسّی دکھائی۔

سامنے سے عدنان، آفاق، افروز، اشرف ڈولی، عبداللہ، درخشاں، روبی سبھی آتے دکھائی دیے، ایک ایک کر سب بچے میدان میں اکھٹے ہو گئے۔ کوئی گیند لایا تو کوئی رسّی۔

آفاق بولا میں اریب کو بُلا لاتا ہوں وہ دوڑتا ہوا ریب کے گھر گیا، اس نے پکارا ریب آؤ اریب سب آ گئے ہیں چلو جلدی چلیں سب اکٹھے ہوئے اور سوچنے لگے کیا کھیلیں؟ پٹو آنکھ مچولی یا پھگڑی؟ ڈولی بولی میں تو آج رسی کودونگی ۔ دیکھو نئی رسی، سبھی رسی کودنے کا کھیل کھیلنے لگے، ڈولی اور روبی نے رسّی کے دونوں سرے کو پکڑا کچھ دوری پر کھڑی ہو کر اُسے گھمانے لگیں۔ بیچ میں عدنان کودنے لگا، کودتے ہوئے اس کا پاؤں رسی سے چھو گیا وہ آؤٹ ہو گیا اب وہ ڈولی کی جگہ جا کر رسّی گھمانے لگا اور ڈولی کودنے لگی۔ اسی طرح باری باری سے چاندنی اور عبداللہ نے بھی رسی کودی۔

پھر عبداللہ ڈولی افرز اور اس کے دوستوں نے پٹو کھیلنے کی سوچی۔ عبداللہ گھر سے سات گول چپٹے پتھر لایا۔ ایک کے اُوپر ایک جمع کر بیچ میں رکھے گئے۔ دو گروپ بنائے گئے۔

اس کھیل میں ایک گروپ گیند سے پٹو گرا کر بھاگتا ہے تو دوسرا گروپ پہلے گروپ کے کھلاڑیوں کو گیند مارنا ہے۔ پٹو گرانے والا گروپ واپس آ کر پٹو جماتا ہے۔ گیند لگ جانے پر وہ کھلاڑی آؤٹ سمجھا جاتا ہے وہ گیند سے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے پٹو جمانے کی کوشش کرتا ہے۔ کھیل شروع ہوا ڈولی پہلے گروپ میں تھی۔ جوں ہی وہ پٹو جمانے آئی عبداللہ نے اسے گیند مار کر آؤٹ کر دیا۔ پھر دوسرے گروپ کی درخشاں نے پٹو گرایا۔ اشرف گیند پکڑنے لگا لیکن گیند دور چلی گئی۔ گیند لے کر کوئی آتا تب تک عدنان نے پٹو جما دیا۔

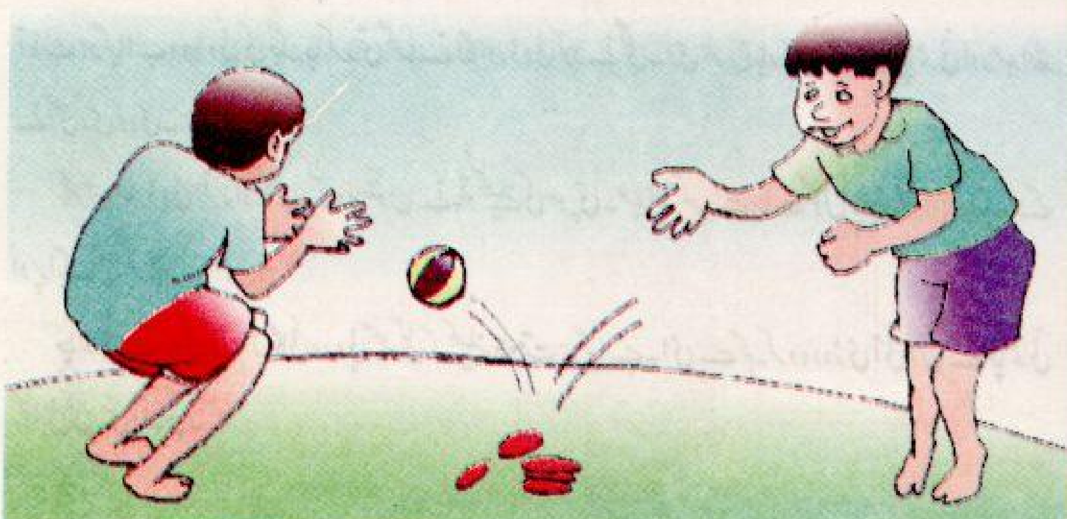

S.S.A. 2013-14 (Free)

بچے خوشی سے تالیاں بجانے لگے۔ تھوڑی دیر کھیلنے کے بعد سب تھک کر بیٹھ گئے۔ تھوڑا آرام کرنے کے بعد روبی نے کہا چلو اب ہم پھگڑی کا کھیل کھیلیں۔

اس کھیل میں ایک وقت میں ایک بار ایک سے زیادہ کھلاڑی اُکڑو بیٹھ کر باری باری سے اپنے دائیں اور بائیں پاؤں پھینکتے اور سمیٹتے ہیں۔ اسے ہی پھگڑی کہتے ہیں جو کھلاڑی دیر تک پھگڑی کرتا ہے اسے فاتح مانا جاتا ہے۔ بیچ میں رکنے یا گر جانے پر کھیل سے باہر کر دیا جاتا ہے، سب سے پہلے روبی نے پھگڑی کی۔ وہ ایک منٹ میں تھک کر رُک گئی۔ اس کے بعد افروز اور اریب نے پھگڑی کی۔ اس طرح سب نے باری باری سے الگ الگ اور پھر اس کے بعد سبھوں نے ایک ساتھ پھگڑی کھیلی۔ سب کو بہت مزہ آیا۔

شام ہونے لگی تھی۔ کل پھر آنے کی بات کر کے سب اپنے اپنے گھروں کی طرف چل پڑے۔

میں رکھے گئے۔ دو گروپ بنائے گئے۔

اس کھیل میں ایک گروپ گیند سے پٹّو گرا کر بھاگتا ہے تو دوسرا گروپ پہلے گروپ کے کھلاڑیوں کو گیند مارنا ہے۔ پٹّو گرانے والا گروپ واپس آ کر پٹّو جماتا ہے۔ گیند لگ جانے پر وہ کھلاڑی آؤٹ سمجھا جاتا ہے وہ گیند سے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے پٹّو جمانے کی کوشش کرتا ہے۔ کھیل شروع ہوا ڈولی پہلے گروپ میں تھی۔ جوں ہی وہ پٹّو جمانے آئی عبداللہ نے اسے گیند مار کر آؤٹ کر دیا۔ پھر دوسرے گروپ کی درخشاں نے پٹّو گرایا۔ اشرف گیند پکڑنے لگا لیکن گیند دور چلی گئی۔ گیند لے کر کوئی آتا تب تک

عدنان نے پٹّو جما دیا۔

بچے خوشی سے تالیاں بجانے لگے۔ تھوڑی دیر کھیلنے کے بعد سب تھک کر بیٹھ گئے۔ تھوڑا آرام کرنے کے بعد روبی نے کہا چلو اب ہم پھگڑی کا کھیل کھیلیں۔

سبق: 8

اُستاد بسم اللہ خاں

سُریلی آواز ہمارے کانوں کو بھلی لگتی ہے۔ سریلی آواز گانے سے بھی پیدا ہوتی ہے اور کسی ساز کو بجانے سے بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ جن آلات سے طرح طرح کی موسیقی پیدا کی جاتی ہے، انہیں "ساز" کہتے ہیں۔ ایسے بہت سے ساز آپ دیکھ چکے ہوں گے مثلاً بانسری، ڈھول، ستار، طبلہ، سارنگی، ہارمونیم اور ماؤتھ آرگن وغیرہ۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے ساز ہوتے ہیں۔ کچھ ساز ایسے ہوتے ہیں جو خاص موقعوں پر بجائے جاتے ہیں۔ جیسے نقارہ یعنی بہت بڑا ڈھول۔ نقارہ کسی خطرے سے ہوشیار کرنے کیلئے بجایا جاتا ہے۔ شہنائی شادی کی محفلوں میں یا عام طور پر خوشی کی تقریب میں بجائی جاتی ہے۔

ہندوستان کے ساز بجانے والے کئی ماہرین پوری دنیا میں مشہور ہیں۔ ستار کے ماہر کو ستار نواز، سارنگی کے ماہر کو سارنگی نواز اور شہنائی کے ماہر کو شہنائی نواز کہا جاتا ہے۔

بسم اللہ خاں سب سے بڑے شہنائی نواز تھے۔ وہ 1916 میں بہار کے ایک قصبہ ڈمراؤں میں پیدا ہوئے۔

شروع میں انہوں نے اپنے چچا علی بخش ولایتو سے موسیقی سیکھی۔ علی بخش بنارس کے وشوناتھ مندر میں شہنائی بجایا کرتے تھے۔ بسم اللہ خاں نے ان سے اہم راگ اور دُھنیں سیکھیں۔

بسم اللہ خاں نے پہلی بار آٹھ سال کی عمر میں کولکاتا میں موسیقی کی ایک بڑی محفل میں چچا کے ساتھ اپنے فن کا کمال دکھایا تھا۔ بائیس سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے وہ بجانے کے فن میں ماہر ہو چکے تھے۔ انہوں نے ملک میں اور ملک سے باہر موسیقی کی کئی محفلوں اور مقابلوں میں شرکت کی۔ انہوں نے شہنائی کے ساتھ دوسرے سازوں کے جوڑ ملانے کے بھی بہت سے تجربے کئے۔

اُستاد بسم اللہ خاں اپنے اخلاق اور رکھ رکھاؤ کے لحاظ سے ہندوستان کی ملی جلی تہذیب کے سچے ترجمان تھے۔ ملی جلی تہذیب میں دوسروں کی عزت اور احترام کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ان کے خیال میں موسیقی انسانوں کو آپس میں ملانے کا ذریعہ ہے۔

استاد بسم اللہ خاں بے شمار انعامات سے نوازے گئے، ان میں حکومت ہند کے یہ چار اعزاز قابل ذکر ہیں ''پدم شری''، ''پدم بھوشن''، ''پدم وبھوشن''، اور ''بھارت رتن'' ہندوستان کے صرف دو ہی فن کار ایسے ہیں جنھیں یہ چاروں اعزاز ملے ہیں، ایک استاد بسم اللہ خاں اور دوسرے ستیہ جیت رے۔ بے پناہ عزت اور مقبولیت کے باوجود استاد بسم اللہ خاں کبھی دنیاوی آرام و آسائش کے پیچھے نہیں بھاگے۔ بنارس ان کا تھا اور وہ بنارس کے تھے۔ بنارس چھوڑ کر کہیں اور رہنا پسند نہیں کیا۔ انھیں سمندر پار کے ملکوں سے بڑے بڑے بُلاوے آئے لیکن مال و دولت کی خاطر انہوں نے اپنی وضع کبھی نہیں بدلی۔ انہوں نے پوری زندگی سادگی کے ساتھ ایک عام آدمی کی طرح گزاری۔ بنارس کے اپنے پُرانے گھر میں وہ بہت سادہ زندگی گزارنے میں بڑے خوش اور مگن تھے۔ ان کے کاندھوں پر اپنے ساٹھ پینسٹھ عزیزوں اور رشتے داروں کی پرورش کا بوجھ تھا۔ اس کے علاوہ وہ اپنے سنگت کاروں اور ان کے بچوں کی ضروریات کا بھی پورا خیال رکھتے تھے۔

15 اگست 1947 کو جب دیش آزاد ہوا تو آزاد ہندوستان کی پارلیمنٹ میں سب سے پہلے استاد بسم اللہ خاں

کی شہنائی کے سُر ہی گونجے تھے۔ وہ اس بات کو یاد کرکے بہت خوش ہوتے تھے۔ کاشی وشوناتھ مندر پر جو شہنائی انہوں نے بجائی تھی، اسے بھی وہ اکثر یاد کرتے تھے۔

استاد بسم اللہ خاں کا انتقال 21 اگست 2006 کو بنارس میں ہوا۔ ان کی موت کی خبر سے ایسا لگا جیسے ہندستانی سنگیت کی دنیا سُونی ہوگئی۔ استاد بسم اللہ خاں جیسے فن کار روز روز پیدا نہیں ہوتے۔

پڑھیے اور سمجھیے

الفاظ		معانی
سُریلی آواز	:	میٹھی آواز
ساز	:	باجا
موسیقی	:	سنگیت
تقریب	:	جشن
موسیقار	:	سنگیت یا موسیقی کا جاننے والا
فن	:	ہنر
مقام	:	جگہ
بھارت رتن	:	حکومت ہند کی جانب سے دیا جانے والا سب سے بڑا اعزاز
وضع	:	طور طریقہ

غور کیجئے

آپ نے دیکھا ہندوستان کے یہ چار بڑے اعزاز صرف استاد بسم اللہ خاں اور ستیہ جیت رے کو دیئے گئے۔ استاد بسم اللہ خاں کو فن شہنائی اور ستیہ جیت رے کو ان کی فلموں کے لئے۔ فن کار ہمارے سماج کا اہم حصہ ہیں انہیں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے۔

سوچئے، بتائیے اور لکھئے

1. موسیقی کے پانچ سازوں کے نام لکھئے؟
2. استاد بسم اللہ خاں کس ساز کے ماہر تھے؟
3. استاد بسم اللہ خاں کن موقعوں کو یاد کر کے خوش ہوتے؟ تھے
4. استاد بسم اللہ خاں کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟
5. استاد بسم اللہ خاں کو کن کن اعزازات سے نوازا گیا؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے خالی جگہوں کو پُر کیجئے

بنارس تقریب ساز موسیقی وضع

1. جن آلات سے موسیقی پیدا کی جاتی ہے انہیں.................... کہتے ہیں۔
2. شہنائی عام طور پر خوشی کی.................... میں بجائی جاتی ہے۔
3. استاد بسم اللہ خاں.................... کو انسانوں کو آپس میں ملانے کا ذریعہ سمجھتے تھے۔
4. بنارس ان کا تھا اور وہ.................... کے تھے۔
5. استاد بسم اللہ خاں نے مال و دولت کی خاطر اپنی.................... کبھی نہیں بدلی۔

ان لفظوں سے جملے بنائیے اور خالی جگہوں میں لکھئے

سُریلی ....

شادی ....

محفل ....

مقابلہ ....

اخلاق ....

پڑھیے اور سمجھیے

1. نازیہ صبح مدرسہ جائے گی۔
2. ماجد شہنائی بجائے گا۔
3. کلاس میں سب سے زیادہ نمبر پانے والے کو انعام ملے گا۔

ان جملوں میں "جائے گی"، "بجائے گا"، "ملے گا"، فعل ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کام آنے والے زمانے میں ہوگا ایسے فعل کو "فعل مستقبل" کہتے ہیں۔

نیچے دیئے ہوئے جملوں میں "فعل مستقبل" چن کر دیئے گئے خانوں میں لکھیے۔

1. میں کل گانا گاؤں گا۔
2. اختر گھر سے آئے گا۔
3. اکبر نے کہا، وہ اپنا کام وقت پر کرے گا۔
4. روبی جلسے میں نظم پڑھے گی۔
5. شہنائی کے ماہر کو شہنائی نواز کہا جاتا ہے۔
6. استاد بسم اللہ خاں جیسے فن کار روز روز پیدا نہیں ہوں گے۔

نیچے دیئے گئے جوابات میں سے درست جواب چن کر سامنے دیئے گیے خانے میں لکھیے

1. استاد بسم اللہ خاں کے خیال سے کون سی چیز لوگوں کو آپس میں ملاتی ہے؟

موسیقی

اعزاز

مال و دولت

شہنائی بجانے کے ماہر کو کیا کہتے ہیں؟

ستار نواز

سارنگی نواز

شہنائی نواز

استاد بسم اللہ خاں بہار کے کس قصبے میں پیدا ہوئے؟

زیرہ دئی

ڈمراؤں

دسنہ

استاد بسم اللہ خاں کو کون سا اعزاز ملا؟

بھارت رتن

اشوک چکر

پرم ویر چکر

نیچے دیئے ہوئے لفظوں کو "واحد" سے جمع اور "جمع" سے واحد لکھئے

واحد	......	خطرہ	......	قصبہ	......	کمال	......	تجربہ	......	
جمع	مواقع	......	تقریبات	......	منادر	......	مقامات	......	ممالک	

نیچے دیئے گئے الفاظ کو مذکر اور مؤنث کے خانوں میں لکھیے

موسیقی، مقام، فن کار، شہرت شرکت، آواز، ساز، عزت، ماہر، ستار

مذکر	مؤنث

سرسری مطالعہ

میرا وطن

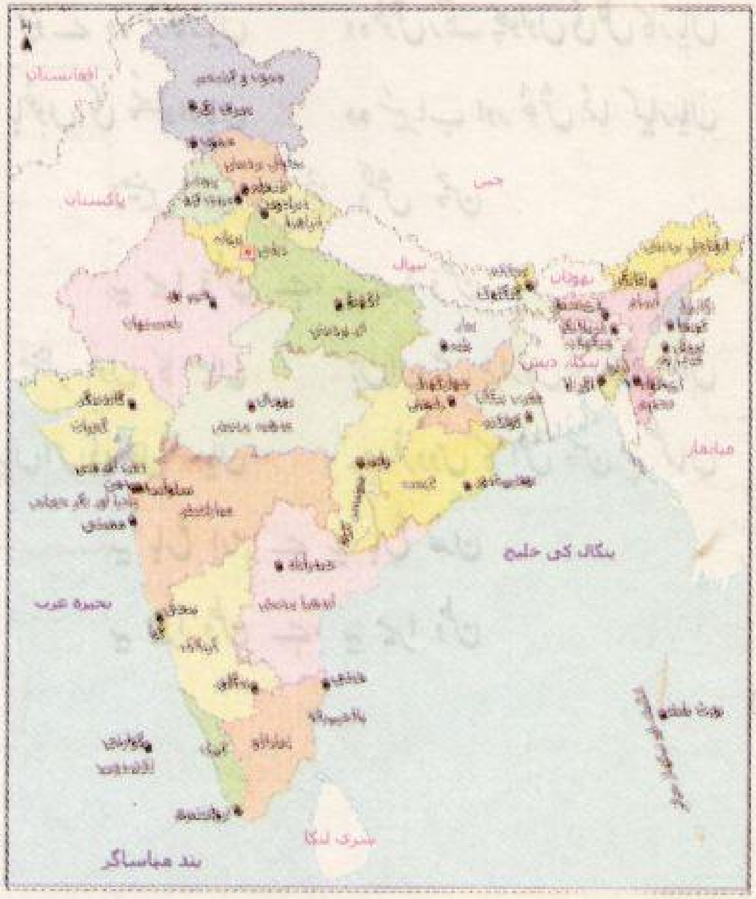

یہ میرا وَطن ہے
یہ میرا وطن
وہ چڑیا، وہ طوطا، وہ مینا، وہ مور وہ کوئل، وہ بلبل، وہ قُمری، چکور
وہ جھیلوں کی لہریں، وہ دریا کا زور وہ جھرنوں کا گرنا، وہ پانی کا شور
وہ سرسبز اس کے پہاڑ اور بَن
یہ میرا وطن ہے، یہ میرا وطن

وہ غلّے وہ میوے وہ ترکاریاں وہ خوش رنگ پھولوں کی گُل کاریاں
وہ سَر سَبز باغوں کی پُھلواریاں وہ سَیراب اور خُوش نُما کیاریاں

زمینیں وہ زَر خیز دِلکش چمن
یہ میرا وَطن ہے، یہ میرا وَطن

پہاڑوں کا منظر بنوں کا سماں ہیں ان میں ہزاروں ہی چشمے رواں
کہاں تک بیاں اس کی ہوں خوبیاں ہے فردوس کا اس چمن پر گُماں

یہ باغ اِرم ہے یہ باغِ عدن
یہ میرا وطن ہے، یہ میرا وطن

(شفیع الدین نیّر)

سبق:9

ناگارجن ساگر

زراعت کی ترقی کے لئے سب سے بڑی ضرورت سینچائی کی ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں اب بھی لاکھوں ایکڑ زمین ایسی ہے جس میں سینچائی کی سہولت نہیں ہے۔ ان علاقوں کے رہنے والے لوگ صرف بارش پر منحصر کرتے ہیں۔ اس مشکل پر قابو پانے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ کہیں کہیں ندیوں تالابوں اور کنویں سے سینچائی کر کے فصل اُگائی جاتی ہے۔ کچھ علاقوں میں نہریں نکال کر کھیتوں میں پانی پہنچایا جاتا ہے۔ ندی پر باندھ بنا کر پانی روک لیا جاتا ہے۔ اور پھر اسے نہروں کے ذریعہ دور دراز حصوں تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ ناگارجن ساگر بھی اسی طرح کا باندھ ہے جو آندھرا پردیش میں کرشنا ندی پر بنایا گیا ہے۔ کرشنا ندی وندھیاچل کی پہاڑیوں سے نکل کر مہاراشٹر، کرناٹک اور آندھرا سے بہتی ہوئی خلیج بنگال میں جا گرتی ہے۔

ناگارجن ساگر دنیا کے اونچے باندھوں میں سے ایک ہے۔اس کا سنگ بنیاد پنڈت جواہرلال نہرو نے رکھا تھا۔یہ باندھ تقریباً150 کلومیٹر لمبا اور150 میٹر اونچا ہے۔اس کی دیوار جھیل بن گئی ہے۔یہ جھیل ایک چھوٹا سا سمندر معلوم ہوتا ہے۔اسی جھیل کا نام ناگارجن ساگر ہے۔

اس کے بائیں کنارے والی نہر کا نام شاستری نہر ہے۔1967 میں شریمتی اندرا گاندھی نے پہلی بار باندھ کے پانی کو ان نہروں میں چھوڑا۔نہروں میں پانی کی مقدار کم یا زیادہ کرنے کے لئے باندھ پر لوہے کے مضبوط کواڑ لگائے گئے ہیں۔جنہیں مشین کی مدد سے اوپر یا نیچے کیا جاسکتا ہے۔ان نہروں سے آندھرا کی لاکھوں ایکڑ زمین کو پانی ملتا ہے۔جس سے ریاست میں زراعت کو کافی ترقی ہوئی ہے۔

ناگارجن ساگر ایک اچھی تفریح گاہ بھی ہے۔دُور دُور کے ملکوں سے سیاح اسے دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔جھیل میں کشتی رانی ہوتی ہے۔جھیل کے بیچ میں ایک ٹاپو ہے جس پر ایک میوزیم بنایا گیا ہے۔اس میوزیم میں بودھ مذہب کی وہ قدیم یادگاریں رکھی گئی ہیں جو کھدائی میں دستیاب ہوئی تھیں۔

ناگارجن ساگر باندھ ہمارے ملک کے انجینئروں کا کارنامہ ہے۔یہ باندھ اس بات کا ثبوت ہے کہ انسانی محنت، لگن اور آپسی تعاون سے بہت کچھ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ہمارے ملک میں ایسے اور بھی کئی بڑے باندھ ہیں جیسے بھاکرا ننگل ،تنگ بھدرا، ہیراکنڈ اور گاندھی ساگر۔اگر ملک بھر میں اس طرح کے بہت سے باندھ بن جائیں تو ملک کی ترقی میں چار چار چاند لگ جائیں گے۔

عتیق اعظمی

پڑھیے اور سمجھیے

الفاظ		معنیٰ
زراعت	:	کھیتی باڑی
سہولت	:	آسانی
دوردراز	:	دوردور
سنگ بنیاد	:	نیو، بنیاد کا پتھر
منصوبہ	:	کام کرنے کا خاکہ، یوجنا
انتخاب	:	چننا
تعاون	:	مدد
تفریح گاہ	:	سیر کرنے کی جگہ
باندھ	:	باندھ جو پانی کو روکنے کے لئے بنایا جائے
قدیم	:	پرانا
سیاح	:	جگہ جگہ کی سیر کرنے والا
دستیاب	:	حاصل ہونا

سوچیے اور بتایئے

.1 ناگارجن ساگر کیا ہے؟

.2 کھیتوں میں پانی پہنچانے کے کیا کیا ذرائع ہیں

.3 ناگارجن ساگر باندھ کہاں ہے اور کس ندی پر بنایا گیا ہے؟

.4 ناگارجن ساگر باندھ سے کیا فائدے ہیں؟

نیچے دئے گئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجئے

زراعت، سینچائی، باندھ، تفریح گاہ، تعمیر، منصوبہ

باندھ سے کیا کیا فائدے ہیں؟ پانچ جملے لکھئے

نیچے لکھے سوالوں کے صحیح جواب تلاش کر کے سامنے لکھئے

ناگارجن ساگر باندھ کہاں ہے؟

(الف) مہاراشٹر (ب) آندھراپردیش

(ج) کرناٹک (د) کیرالا

دنیا کے سب سے اونچے باندھ کا کیا نام ہے

(الف) ناگارجن ساگر باندھ (ب) بھاکڑا ننگل باندھ

(ج) گاندھی ساگر (د) تنگ بھدرا

ناگارجن ساگر باندھ کا سنگ بنیاد کس نے رکھا

(الف) جواہر لال نہرو　　(ب) لال بہادر شاستری

(ج) اندرا گاندھی　　(د) راجیو گاندھی

ناگارجن ساگر باندھ میں کس مذہب کی قدیم یادگار ہے؟

(الف) جین مذہب　　(ب) ہندو دھرم

(ج) اسلام مذہب　　(د) بدھ مذہب

ناگارجن ساگر باندھ کی اونچائی کیا ہے؟

(الف) 200 میٹر　　(ب) 250 میٹر

(ج) 150 میٹر　　(د) 300 میٹر

سبق:10

سُورج

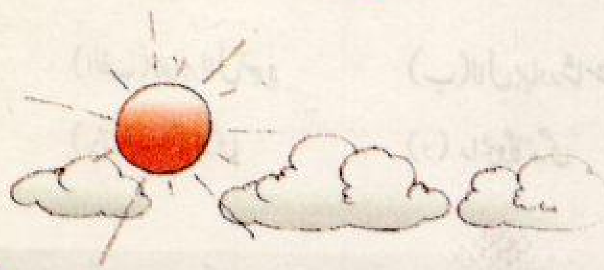

اگر نہ ہوتا سورج جگ میں دن ہی کہاں نِکلتا
مُرغا بھی سوتا ہی رہتا، بانگ کبھی نہ دیتا
کبھی فلک پہ گھٹا نہ ہوتی، کبھی نہ بارش آتی
بارش کا موسم نہ ہوتا، کیسے کوئل گاتی
اگر نہ ہوتا سورج جگ میں، پودے کہاں پنپتے
سورج میں گرمی نہ ہوتی آم کہاں سے پکتے

ماہتاب روشن نہ ہوتا، موسم کہاں بدلتے
اِس دُنیا کے کام بنا سورج کے کیسے چلتے
سورج گر نہ ہوتا تو اِس دُنیا کا کیا ہوتا
دَریا میں پانی نہ ہوتا، غلہ کوئی نہ ہوتا

(ماخوذ)

1. پڑھیے اور سمجھیے

لفظ	معنیٰ
جگ	دُنیا
فلک	آسمان
گھٹا	بادل
ماہتاب	چاند
روشن	اُجالا
فصل	اَناج
بانگ	مرغے کی آواز

2. سوچیے اور بتایئے:

بارش کیوں نہیں ہوتی ؟

آم کیسے پکتے ہیں؟

اگر سورج نہیں ہوتا تو دنیا کی حالت کیا ہوتی ؟

3. مخالف معنی کے الفاظ کو ضد یا متضاد کے نام سے جانتے ہیں

پچھلے اسباق میں آپ کچھ الفاظ کے اُلٹے الفاظ لکھ چکے ہیں، ان اُلٹے الفاظ کو ضد یا متضاد الفاظ بھی کہتے ہیں جیسے: آزاد۔غلام

اسی طرح نیچے دیئے گئے الفاظ کی ضد لکھئے:

گرمی	
دن	
فلک	
جاگنا	
مرغا	

4. دیئے گئے الفاظ کو مناسب جگہوں میں بھرئیے

آم	ماہتاب	کہاں	گرمی	سورج
کہاں	پانی	فصل	جگ	کیا

اگر نہ ہوتا سورج .... میں دن ہی .... نکلتا

سورج میں .... نہ ہوتی .... کہاں سے پکتے

.... روشن نہ ہوتا، موسم .... بدلتے

.... گر نہ ہوتا تو اس دنیا کا .... ہوتا

دریا میں .... نہ ہوتا .... نہ کوئی ہوتا

5. خوشخط لکھئے:

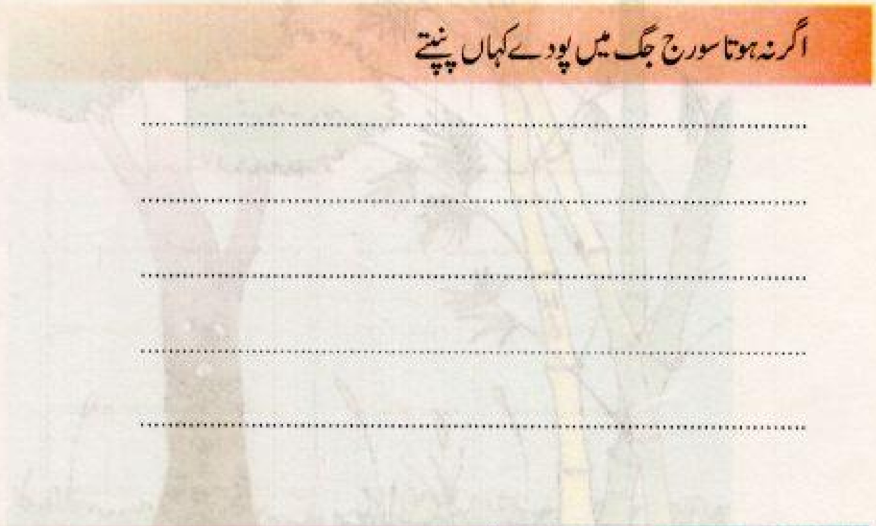

اگر نہ ہوتا سورج جگ میں پودے کہاں پنپتے

....

....

....

....

....

6. جملوں میں استعمال کیجیے

مرغا	
بارش	
کوئل	
ماہتاب	
فصل	

سبق: 11

غرور کا انجام

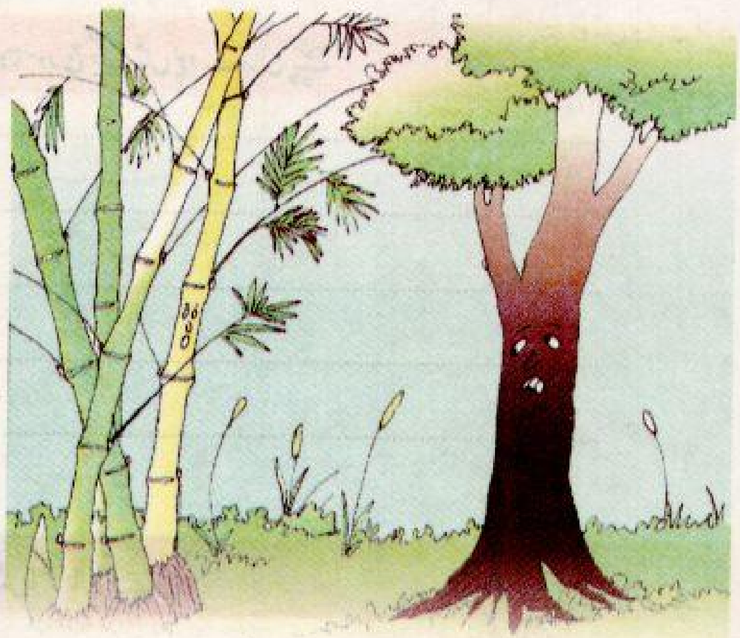

کسی مقام پر ایک بانس واڑی تھی۔ اس کے قریب ایک جامن کا پیڑ بھی تھا۔ جامن کا پیڑ بہت مضبوط تھا۔ اس کی شاخیں چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ اس کے مقابلے بانس پتلا سا اور لچیلا تھا۔ جس سمت ہوا چلتی وہ اسی طرف جھک جاتا تھا۔

ایک بار جامن کے پیڑ نے گھمنڈ کے ساتھ بانس سے کہا" تم تو بڑے وفادار ہو۔ تم ہوا کی سمت اور رفتار کے مطابق کیوں ہلتے اور ڈولتے رہتے ہو۔ تم بھی میری طرح شان سے سیدھے کھڑے رہا کرو۔ تم ہوا سے کہہ دو کہ اس کے حکم کے مطابق نہیں چلو گے۔ کچھ ہمت کا ثبوت دو۔ اس دنیا میں طاقت والوں کا ہی بول بالا ہے۔"

جامن کے پیڑ کی باتیں سن کر بانس نے چُپ رہنا ہی مناسب سمجھا۔ بانس کو چُپ دیکھ کر جامن کا پیڑ غصے میں بولا'' کیا تم نے میری بات نہیں سنی'' تم میری باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتے؟

اس پر بانس نے کہا'' میں کیا کہہ سکتا ہوں تم تو مجھ سے بہت زیادہ مضبوط ہو میں تو بہت کمزور ہوں لیکن میری بات دھیان سے سنو۔ اگر ہوا تیز رفتار سے چلنے لگی تو یہ نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اگر ہوا بہت زیادہ رفتار سے چلنے لگے تو اس کا احترام کرنا چاہئے نہیں تو......''

بانس اپنی بات پوری بھی نہیں کر سکا تھا کہ جامن کا پیڑ اور بھی زیادہ غصے میں اس کی بات کاٹ کر بولا'' کسی بھی طرح کی ہوا میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی'' اس وقت دھیرے دھیرے بہتی ہوئی ہوا نے جامن کے پیڑ اور بانس کے درمیان ہونے والی باتیں سن لیں۔ ہوا زور سے جامن کے پیڑ سے ٹکراتی ہوئی آگے نکل گئی۔ کچھ دیر بعد اپنے اندر اور طاقت سمیٹتے ہوئے ہوا تیز رفتار ہوگئی اور طوفان کی شکل اختیار کر لی۔ بانس اس تیز ہوا کے ٹکرانے سے لگ بھگ پورا جھک گیا پھر وہ طوفانی ہوا جامن کے پیڑ سے دوبارہ جا ٹکرائی۔ ہوا کے ٹکرانے سے اس پیڑ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ وہ ویسے کا ویسا ہی کھڑا رہا۔ مگر طوفانی ہوا نے پوری طاقت لگا کر اس کی شاخوں کو پیچھے کی طرف ڈھکیل دیا، اس طرح جامن کا پیڑ اپنا توازن کھو بیٹھا۔ اس کی جڑیں کمزور ہوگئیں اور وہ پیڑ زمین پر آ گرا۔

جامن کے پیڑ کا یہ انجام دیکھ کر بانس بہت اداس ہوا اور سوچنے لگا آخر کار جامن کا خاتمہ ہو ہی گیا۔ کاش! اس نے میرا کہا مانا ہوتا اور ہوا کا احترام کیا ہوتا لیکن اس کے غرور نے اسے اس انجام تک پہنچایا۔

پڑھیے اور سمجھیے

لفظ	معنی
مقام	جگہ
مضبوط	طاقت ور
شاخیں	ٹہنیاں
سمت	طرف
رفتار	چال

سوچیے اور بتائیے:

جامن کے پیڑ کی خوبیاں بتائیے

بانس ہوا کے چلنے سے کیوں جھک جاتا ہے؟

دنیا میں کس کا بول بالا ہے؟

تیز طوفان آنے سے جامن کے پیڑ کا کیا انجام ہوا؟

اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

زبان و علم

فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا ہونا یا کرنا معلوم ہو جیسے پڑھے گا، کھایا، پڑھتا ہے زمانہ سے وقت کا علم ہوتا ہے زمانہ کی تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) حال (۳) مستقبل

ماضی: وہ فعل ہے جو گزرے زمانہ میں ختم ہو چکا ہو۔ جیسے کوثر نے کھانا کھالیا
حال: وہ فعل ہے جو موجودہ زمانہ میں ہو رہا ہو۔ جیسے مدثر پڑھ رہا ہے
مستقبل: وہ فعل ہے جو آئندہ زمانے میں ہونے والا ہو جیسے۔ وہ پٹنہ جائے گا

مندرجہ ذیل جملوں میں فعل کا زمانہ بتائیے

1. کسی جگہ پر ایک بانس واڑی تھی ....
2. اس دنیا میں طاقت والوں کا ہی بول بالا ہے ....
3. تم ہوا سے کہہ دو کہ اس کے حکم کے مطابق نہیں چلو گے ....
4. ہوا جامن کے پیڑ سے تیز رفتار سے ٹکراتی ہوئی آگے نکل گئی ....
5. تمہیں کھڑا رہنا ہوگا ....

خوش خط لکھیے:

وفادار			
نقصان دہ			
برعکس			
غرور			
انجام			

اگر جامن کا پیڑ بانس کی بات مان لیتا تو کیا ہوتا؟ چار پانچ جملوں میں لکھئے۔

"غرور کا انجام" کہانی سے ملتی جلتی کہانی اپنے ساتھیوں کو سنایئے۔

S.S.A. 2013-14 (Free)

سبق: 12

میلہ

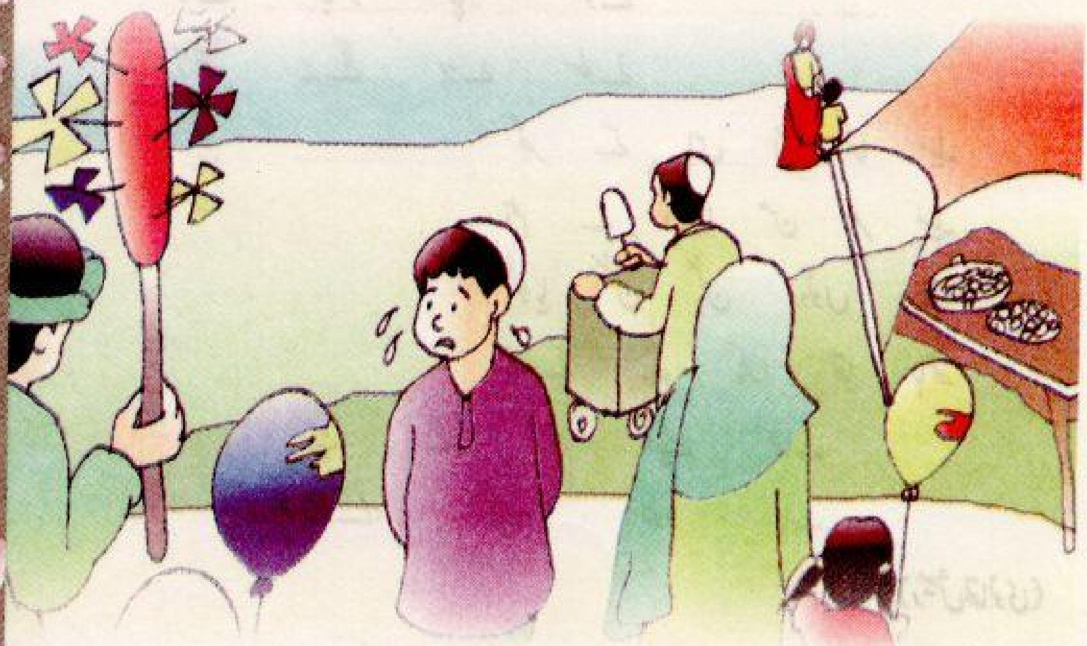

گھر کے پاس لگا میلہ
اُس میں آیا چاٹ کا ٹھیلہ
ہم نے جاکر کھائی چاٹ
ایسے تھے میلے کے ٹھاٹ

گھر کے پاس لگا تھا میلہ
اُس میں آیا چھولے والا
ہم نے جا کر کھائے چھولے
من میں نہیں سمائے پھولے

گھر کے پاس لگا تھا میلہ
اس میں ایک کھلونے والا
لائے جاکر چار کھلونے
رنگ برنگے بڑے سلونے

گھر کے پاس لگا تھا میلہ
ہم نے دیکھا من بھر میلہ
گڑیا گن گن دونوں ساتھ
چھوٹے نے پکڑا تھا ہاتھ

میلے کے تھے ایسے ٹھاٹ
جھولے، ٹھیلے، سندر ہاٹ

(رمیش تھانوی)

1. پڑھیے اور سمجھیے

لفظ	معنیٰ
چاٹ :	ایک قسم کے کھانے کی چیز
ٹھاٹ :	سجاوٹ، تیاری
سندر :	خوبصورت
ہاٹ :	دیہات میں لگنے والا بازار
سلونے :	دل لبھانے والا

2. شعر پورا کیجیے

گھر کے پاس لگا تھا میلہ
ہم نے جا کر کھائے چھولے

لائے جا کر چار کھلونے
گُڑیا گُن گُن دونوں ساتھ

3. میلہ جیسی آواز سے ملتے جلتے پانچ الفاظ لکھیے۔

....

....

4. سوچیے اور بتائیے۔

میلے میں کھانے کی کیا کیا چیزیں تھیں؟

....

میلے کے ٹھاٹ کیسے تھے؟

....

سبق:13

ایک دُنیا اِن کی بھی

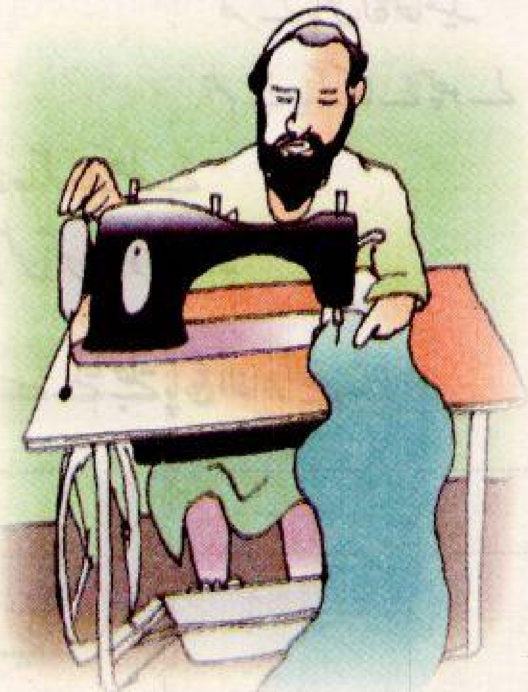

ہر شخص ہر کام نہیں کرسکتا بلکہ سب کے الگ الگ کام ہیں۔ کوئی کپڑے سیتا ہے تو کوئی دھوتا ہے۔ کوئی بال کاٹتا ہے۔ تو کوئی مٹی کے برتن بناتا ہے۔ کوئی کپڑا بنتا ہے تو کوئی قالین۔ کوئی لکڑی کا سامان تیار کرتا ہے۔ تو کوئی لوہے کے چھوٹے موٹے اوزار۔ کوئی جوتے بناتا ہے تو کوئی چمڑے کا دیگر سامان۔ کوئی گھروں میں پانی بھرتا ہے تو کوئی طرح طرح کے کھانے پکاتا ہے تو کسی کے ہاتھ سے عالی شان عمارتیں بنتی ہیں۔ آدمی یہ سب کام کرنا چاہتا ہے لیکن وہ اکیلا نہیں کرسکتا۔ اس لئے ضرورت ہوئی کہ لوگ مل کر آپس میں یہ سب کام بانٹ لیں۔ ان الگ الگ کاموں کو پیشہ کہتے ہیں اور